

تنوع کے ساتھ زندگی

کیری اولنچل



اے سکان ہوں

نیویارک سٹی کے فلاشنگ میں دوسوسرے زیادہ عبادت گاہیں ہیں۔

اسکی کئی جیزیں ہیں جن کے لیکھا ہوجانے سے فلاشنگ امریکہ میں مذہبی اختیار سے انتہائی متنوع آبادی ہے گیا۔ یہ علاقہ شہر کے وسط میں ہے۔ نیویارک کے دو بڑے ہوائی اڈے اس کے قریب واقع ہیں اس کے علاوہ سب وے، بس اسٹاپ، ریل اور روڈ اسٹاپ بھی ہیں۔ بڑی سڑکیں اس محلے سے نگزرتی ہیں۔ دو بڑے عالی میلوں (۱۹۳۹۔۳۰) اور (۱۹۴۳۔۲۵) کے حوالے سے تین الاؤموں سیاح بھی یہاں آتے رہتے ہیں۔ ترک و ملن کر کے باہر ہے آنے والے، بہت سے لوگ گنجانہ میں جب برطانیہ نے نیوایسلرڈم (جسے نیویارک کے نام سے جانا جاتا ہے) کی ڈچ کالونی کو اپنے اختیار میں لیا۔ پسخن کا بھی نام بدلا اور اسے فلاشنگ کر دیا گیا۔ کچھ برطانوی آباد کاراسے ویلینگ بھی کہنے لگے اس سے یہ اندازہ لگتا ہے کہ مقامی لوگوں کے لئے بھی پسخن ایک مشکل نام تھا۔

مقامی باشندے بڑے فن کے ساتھ اس کا اعلان کرتے ہیں کہ فلاشنگ کی وجہ سے مختلف تارک و ملن گروپوں کیلئے رہائشی علاقوں میں عبادت گاہوں سیست اجتماعی سہولتوں کی تعمیر ممکن ہو گئی۔ گھروں اور دکانوں کو گرجا گھروں اور عبادت گاہوں میں تبدیل کر لیا گیا۔ بڑی بڑی عبادت گاہوں کے درمیان ہر بلاک میں یہ گرجا گھر موجود ہیں۔

نیویارک نائٹز کے مطابق یہ ایسے حالات تھے جنہوں نے یونیکروں تارکین و ملن کو اس علاقے کی طرف راغب کیا کیونکہ ان کیلئے یہاں

تاریخ کے وزینگ اسٹنٹ پروفیسر آر اسکلت ہنسن کے ترتیب کردہ ۷۲۰۰ کے اعداد و شمار میں ان عبادت گاہوں کی درج بالتفصیل بتائی گئی ہے۔ ان کی کتاب اسی آف گاؤں: ریٹچیس فریم، اینگریشن اینڈ پول ازم ان فلاشنگ، کونس۔ نیویارک میں ۱۹۳۵۔۳۰، ۱۹۴۰۔۰۱، ۱۹۴۵۔۰۱ میں شائع ہو گئی۔

ہنسن کہتے ہیں فلاشنگ کی نیاد ۱۹۳۵ میں پڑی جب اسے بائیڈن اسی نام کے ایک شہر پسخن کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ۱۹۴۰ کی دہائی میں جب برطانیہ نے نیوایسلرڈم (جسے نیویارک کے نام سے جانا جاتا ہے) کی پوری پہچان پیش کر دیتا ہے جہاں صرف ۶۔۵ مربع کلومیٹر کے رقبے میں ۲۰۰ عبادت گاہیں موجود ہیں۔ نیویارک میں جن پانچ ہزار فیروزی علاقوں پر مشتمل ہے ان میں ایک کونس ہے اور کونس میں ہی یہ محل فلاشنگ واقع ہے۔

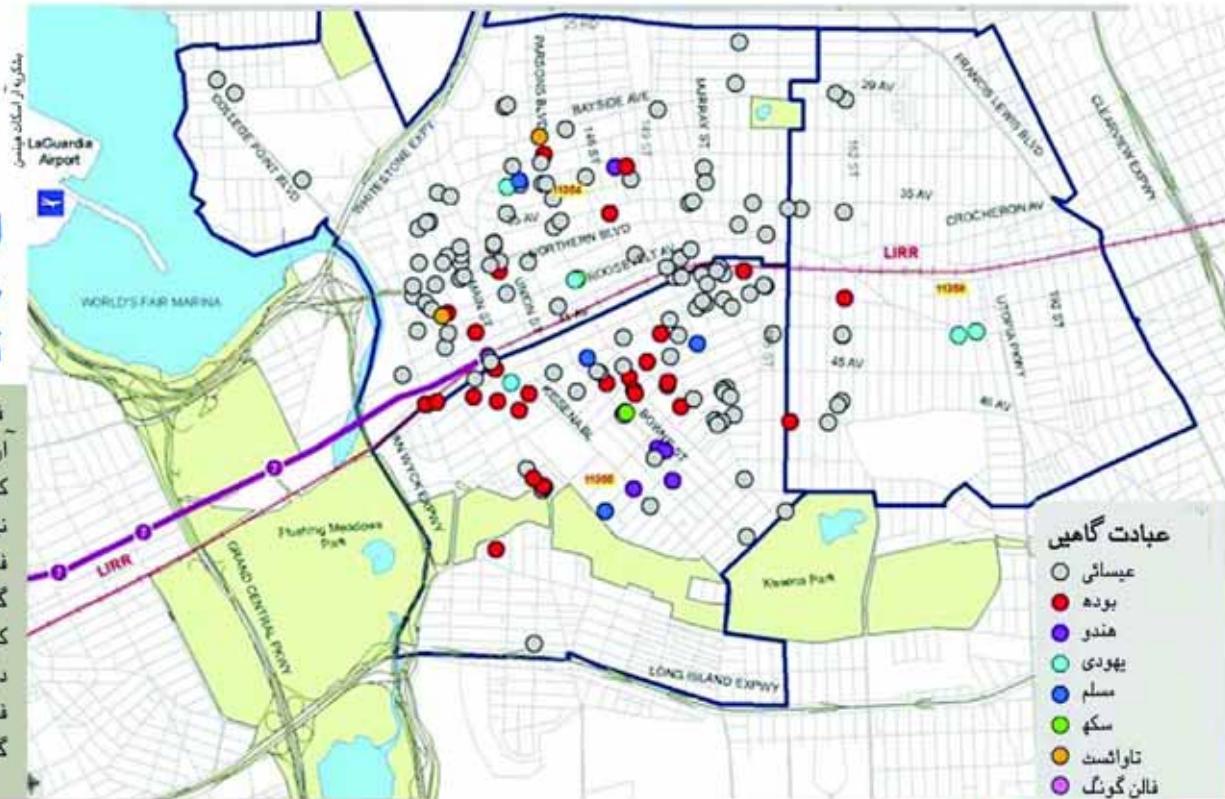
اگر کوئی شخص اس پوری سمتی میں مختصر مسافت بھی طے کرے تو وہ ۱۵ میں مذہبی آزادی کی جنم بھوی ہے۔ کیونکہ فلاشنگ میں احتجاج کرنے والے مقامی باشندوں نے ۱۹۴۵ میں ڈچ نوا آبادیاتی حکومت کو ایک خط لکھ کر یہ اپنی کی تھی کہ اس شہر کے کروار میں مذہبی آزادی کی تاوائست مدندوں اور فیلان گاہنگ پر عمل کرنے والے ایک گروپ اور تو پیغایات کا پہلو نمایاں رکھا جائے۔ اس خط کو نیویارک میں ضمیر اور قریب سے گزرے گا۔ ٹائم میں کی اسیت یونیندرشی آف نیویارک میں

گرمیوں میں سڑک پر بنے ہوئے بلاک پار کرنے کے دوران ایسا لگ سکتا ہے کہ ایک طویل مسافت سے گزر رہے ہوں لیکن یہی بلاک دنیا کے بہت سے مذاہب کے درمیان دوریاں کم کرتے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ صرف ایک بلاک میں شری سوامی نارائن مدندر سے متصل بون چرچ آف اور سریز پاپنیزمش واقع ہے جس کے سامنے تنگ چڑاگر دوار ہے اور ہاوا ہے۔ یہ بلاک میں ہن سے ۱۶ کلومیٹر مشرق میں واقع ایک محلے فلاشنگ کی پوری پہچان پیش کر دیتا ہے جہاں صرف ۶۔۵ مربع کلومیٹر کے رقبے میں ۲۰۰ عبادت گاہیں موجود ہیں۔ نیویارک میں جن پانچ ہزار فیروزی علاقوں پر مشتمل ہے ان میں ایک کونس ہے اور کونس میں ہی یہ محل فلاشنگ واقع ہے۔

اگر کوئی شخص اس پوری سمتی میں مختصر مسافت بھی طے کرے تو وہ ۱۵ میں عیسائی گرجا گھروں (پیشتر کوریاتی) ۳۰ بہنود مدندوں، ۳۰ بہنود مدندوں، ایک خلائق کریم اور ۳ مسجدوں کے علاوہ دو گھر دواروں اور ۲ تاوائست مدندوں اور فیلان گاہنگ پر عمل کرنے والے ایک گروپ اور تو پیغایات کا پہلو نمایاں رکھا جائے۔ اس خط کو نیویارک میں ضمیر اور قریب سے گزرے گا۔ ٹائم میں کی اسیت یونیندرشی آف نیویارک میں

امریکہ میں مذہبی آزادی کی جنم بھومی

فلشنگ "امریکہ" میں مذہبی آزادی کی جنم بھومی ہے۔ کیونکہ فلشنگ کے پڑوس، نیویارک میں ۱۹۵۴ء میں فلشنگ احتجاج پر دستخط کیا گیا۔ یہ امریکہ میں مذہبی آزادی کے مطالبہ کی پہلی معلوم دستاویز ہے۔ یہ نقشہ اج کے دستاویز ہے۔ یہ مقتنع مذہبی عبادت گاہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔



مزید معلومات کے لئے:

دی میلنٹنگ ہوٹ ان اے ہاش بوائل ان فلشنگ

http://www.nytimes.com/2008/05/02/arts/02expl.html?_r=2&oref=slogin

ہارورڈ یونیورسٹی میں پلورل ازم پروجیکٹ

<http://pluralism.org/affiliates/shanson/index.php>

دور دائیں: گنیش چترتھی کا سالانہ جلوس فلشنگ میں کسپینا جیوش سینٹر کے قریب سے گزرتا ہوا۔ دائیں: "فلشنگ، کوئنس میں چرخ اور مسجد کے درمیان کا فاصلہ آز کم بداؤی، کوئنس میوزیم اف ارث۔

نے عزت بخش اور روادار پایا۔" فلشنگ میں ہندو مندرے ۱۹۷۷ء میں بنا گیا تھا۔ اور اس مندر سے جلوگ اور ایسٹ سیٹھ پڑوی تھا۔

ہوئے۔ پہنانا بھن کا کہنا ہے کہ اس مندر میں کام کے دنوں کے دوران یوں یہ ۵۰۰۰ افراد دن کو آتے ہیں۔ اور اختتام ہفت پر یہ تعداد ۳۰۰۰ کمک کرنی جاتی ہے۔

پہنانا بھن نے کہا کہ "ہم لوگ ہماں گی کے اچھے تعلقات ہاتے ہیں اور اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ ہمایوں کی زندگی میں ہماری سرگرمیوں نے نصrf ایک دوسرے کو جگد دی بلکہ ہندوستانیوں، چینیوں، کوریائیوں، تائجیانیوں، ویسٹ نامیوں، پاکستانیوں، افغانیوں میں بھی عقیدہ پر بھی سینٹروں کا قیام آسان تھا۔ یہ کیوں نہیں اور عبادت

گاہیں ان کو نئے غیر ملکی گھر میں بھی انسیت دے سکتی تھیں۔ بہت برسوں میں تی کسی بڑی تعداد میں آرٹش، روی، یونانی، اطالوی اور افریقی باشندوں نے نصrf ایک دوسرے کو جگد دی بلکہ ہندوستانیوں، چینیوں، کوریائیوں، تائجیانیوں، ویسٹ نامیوں، پاکستانیوں، افغانیوں اور وسط امریکہ کے شہریوں کے لئے بھی بخوبی کافی تھا۔

نیویارک میگرین کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں آخری رائے شماری کے

طابق فلشنگ کے آدمی سے زائد باشندے ایشیائی امریکی تھے۔ اس

علاقے میں جس طرح کے متعدد اگر بارہوں کے ہوتے ہیں اور تقریباً چار باراں کی

دوسری پہنچ کی قدر تین تین سو پہنچ مسلم سینٹر آف شیوا کا۔

اگرچا وہر کے چند برسوں میں غنڈہ گردی کی اور نفرت پر بھی جرام کی

بھی اگدا ہوا تھا ہوئی ہیں لیکن یہ ٹھہرے بھی اختتام ہفت پر گاڑیاں

کھڑی کرنے کے لئے دستیاب جگہوں کیلئے دشمنی کی وجہ سے ہوئے

ہیں۔ ہنسن کا کہنا ہے کہ فلشنگ میں مختلف مذاہب کے لوگوں کا متعدد

وجود مار پیٹ یا خوزیری سے پاک ہے۔ لوگ ماضی کی واردات کو

بہت جلد بھول جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے "جیو اور جینے دو" کے جذبے

کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

پہنانا بھن کا کہنا ہے کہ "بہت سے مسلمان، یہسائی اور بیہودی یعنی

ویگر بھی عقائد کے پیرو خاص کر طالب علم اس مندر میں آتے ہیں۔ ہم

لوگ ان کو مندر دکھاتے ہیں اور اپنے مذہبی رسوم کے بارے میں بھی

ہتھاتے ہیں۔"

امریکہ میں کچھ اور بھی جگہیں ہیں جہاں مختلف مذاہب کے مانے

والے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ ان میں سلوواپرگ، واٹکن کا ایک مضافاتی علاقہ میری لینڈ، سان فرانسکو کے قریب فرمونٹ، کیلی فورنیا، اور ٹکا گو کے قریب ایلی نوائے کارو جس پارک شاہل ہیں۔ فلشنگ کی طرح یہ تمام علاقوں شہری مرکز کی سرحدوں پر واقع ہیں۔

ہنسن اس بات کو بھی حلیم کرتے ہیں کہ "تمام رنگارگی کے باوجود

مختلف گروپوں کے درمیان آپسی میں چیل یا تقابل اکٹھے" سطھی "نوعیت کا

ہوتا ہے۔" کوئنس میوزیم آفر ارث میں ایک پیغمبر ہے ہوئے ہنسن

نے کہا کہ "شہر کے لوگ اپنی خلوکت کی قدر کرتے ہیں اس لئے فلشنگ

کے لوگ ساتھ رہتے ہیں، ساتھ کام کرتے ہیں ایک دوسرے کی عبادت گاہوں

کے قریب اپنے اپنے طریقوں سے عبادت کرتے ہیں لیکن جموں طور پر

مختلف نسلی، مذہبی گروپوں کے درمیان بہت باعثی اور پائیدار مل جوں ہوتا ہے۔

لیکن ہنسن کی ہی یہ بیشین گوئی بھی ہے کہ فلشنگ مذہبی تکشیت

پسندی کے محدود کے طور پر پھوٹا پھلتا رہے گا۔ وہ اس بات کو بھی حلیم

کرتے ہیں کہ فلشنگ کے شی کوئل میں جان جو، جو کر شیاوار کو کوئل میں

میں اولین اور اکثرت ایشیائی امریکی ہیں، اس علاقے کے گروپوں کے

درمیان پیچی ہوئی تھوڑی بہت دوسری کو پانے کے لئے زبردست کو شیش

کر رہے ہیں۔

ہنسن نے کہا "میں مستقبل سے پر امید ہوں۔"

کیری او تھل امریکہ ڈاٹ گو کے لئے خصوصی نامہ لگا رہیں۔